* 0000800000001 * DFD

CAMBRIDGE
International Education

Cambridge IGCSE™

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

* 8 6 4 4 4 1 2 7 3 4 *

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2026**

2 hours

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS

- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen. Do **not** use correction fluid or tape.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION

- The total mark for this paper is 60.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **16** pages. Any blank pages are indicated.

NL 354645/1
© Cambridge University Press & Assessment 2026

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیں اور صفحے کے دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیں۔

ترکی میں کپاڈوشیہ کا علاقہ کئی پرانی تہذیبوں کا مرکز رہا ہے۔ اس کی زمینی سطح کے نیچے کئی پرانے شہر صدیوں سے چھپے ہوئے ہیں۔ ان میں اب تک دریافت ہونے والا سب سے بڑا شہر 'ڈیرنکویو' کے نام سے جانا جاتا ہے، جو زمین کے نیچے میلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ 200 سے زیادہ چھوٹے چھوٹے اور الگ الگ زیرِ زمین شہر جو اس خطے میں دریافت ہوئے ہیں وہ سرنگوں کے ذریعے آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔

تحقیق کے مطابق ڈیرنکویو شہر کی زیر زمین غاروں کو ابتدائی طور پر ساتویں سے آٹھویں صدی قبل مسیح میں کپاڈوشیہ کے علاقے کی نرم چٹانوں میں تعمیر کیا گیا تھا جنہیں سادہ اوزاروں سے کھودنا آسان تھا۔ یہ شہر ہزاروں سال تک تقریباً مستقل طور پر آباد رہا اور اس وقت غیر آباد ہوا جب 1923 میں یہاں آباد یونانیوں نے ترکوں سے شکست کے بعداس علاقے کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔ ان کے جانے کے بعد شہر کے خفیہ راستے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے۔ آخر 1963 میں ایک مقامی ترک نے اتفاقیہ طور پر اسےدوبارہ دریافت کیا۔ اس کی مرغیاں اکثر گم ہوجاتی تھیں۔ کافی کھوج لگانے اور کھدائی کرنے کے بعد اسے ایک تاریک راستے کا سراغ ملا۔ یہ دراصل ایک سرنگ تھی جوزیر زمین شہر کے 600 سے زیادہ داخلی راستوں میں سے ایک تھی۔ مزید تلاش کے نتیجے میں ایک مکمل شہر کا پتا چلا جو زمین کے نیچے محفوظ تھا۔

ڈیرنکویو شہر زیرزمین غاروں کی 18 منزلوں پر مشتمل ہے جو 85 میٹر سے زیادہ گہرائی پر بنی ہوئی ہیں۔ ان میں لگے نصف ٹن وزنی گول پتھر کی مدد سے ہر منزل کے داخلی راستے کو خطرے کی صورت میں اندر سے بند کیا جا سکتا تھا۔ سب سے زیادہ متاثر کن چیز پانی اور تازہ ہوا کی فراہمی کا نظام تھا جو اب بھی پوری طرح سے محفوظ ہے۔ پانی کے گہرے کنوؤں میں کھلنے والے 50 سے زیادہ سوراخ غاروں میں تازہ ہوا کا ذریعہ تھے۔ ان کنوؤں کو بھی بوقت ضرورت لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھا جا سکتا تھا۔ ڈیرنکویو کا شہر بنیادی طور پر ایک محفوظ پناہ گاہ کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا۔ چونکہ کپاڈوشیہ کے لوگوں نے صدیوں تک طاقتور سلطنتوں کے حملوں کا ایک لگاتار سلسلہ دیکھا تھا، اس لیے زیرزمین رہائش گاہیں تعمیر کی گئیں جن میں طویل عرصے تک رہا جا سکتا تھا۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

سوال نمبر 1–6

1 کپاڈوشیہ کے زمین کے نیچے موجود شہروں میں ڈیرنکویو کے شہر کو کیا خاص حیثیت حاصل ہے؟

.... [1]

2 زیرِ زمین شہر کی تعمیر میں زیادہ مشکلات کیوں پیش نہیں آئیں؟

.... [1]

3 ڈیرنکویو کا شہر کب اور کیسے خالی ہوا؟

....

.... [2]

4 ڈیرنکویو کی اتفاقیہ دریافت کیسے ہوئی؟

.... [1]

5 زیر زمین شہر میں رہنے والے کن 2 طریقوں کی مدد سے خطروں سے بچ سکتے تھے؟

....

.... [2]

6 کپاڈوشیہ کے لوگوں کو مسلسل اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

.... [1]

[کل: 8]

© Cambridge University Press & Assessment 2026

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

A نابینا افراد کے پڑھنے لکھنے کے لیے استعمال ہونے والے بریل رسم الخط کا موجد لوئی بریل فرانس کے شہر کوپرے میں 1809 میں پیدا ہوا۔ لوئی ایک حادثے کا شکار ہوکر پانچ سال کی عمر میں بینائی سے مکمل طور پر محروم ہو گیا تھا۔ مقامی سکول میں نابینا افراد کی خصوصی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں تھا، لیکن لوئی کی خواہش پر والدین نے سات سال کی عمر میں اسے سکول بھیجنا شروع کر دیا، جہاں اگلے تین سال تک وہ صرف سبق سن کر تعلیم حاصل کر تا رہا۔ وہ ایک ہونہار طالب علم تھا لیکن بعض اوقات وہ مایوس ہو جاتا ، کیونکہ وہ دوسرے بچوں کی طرح پڑھ یا لکھ نہیں سکتا تھا۔ اس وقت فرانس میں نابینا افراد کے لیے صرف ایک تعلیمی ادارہ تھا جو 25 میل دور پیرس میں تھا۔ صرف 10 سال کی عمر میں اسے دوسرے شہر بھیجنا لوئی کے والدین کے لیے ایک مشکل فیصلہ تھا جو بہرحال انہوں نے لوئی کے بہتر مستقبل کے لیے کیا۔

B اس ادارے میں نابینا بچوں کو اُبھرے ہوئے حروف تہجی کے ذریعے پڑھنا سکھایا جاتا تھا۔ ادارے میں مومی کاغذ پر چھپی اس قسم کی چند ہی کتابیں تھیں جو بہت وزنی بھی تھیں۔ حروف کے بڑے سائز کی وجہ سے بعض اوقات ایک جملہ پورا صفحہ لے لیتا تھا۔ ان کو ہر حرف پر آہستہ آہستہ اپنی انگلیاں چلانی پڑتی تھیں تاکہ الفاظ کی بناوٹ کو سمجھ سکیں۔ اس طرح پڑھنے میں کافی وقت لگتا تھا۔ اسی دوران 1821 میں فرانسیسی فوج کے ایک ریٹائرڈ کپتان چارلس باربیئر نے ادارے کا دورہ کیا۔ اس نے میدان جنگ میں رات کو روشنی یا آواز پیدا کیے بغیر پیغام رسانی کے لیے چھو کر پڑھنے کا ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا تھا جس میں ابھرے ہوئے نقطے اور لکیریں مختلف آوازوں کی نمائندگی کرتے تھے۔ چونکہ سپاہیوں کے لیے اسے سیکھنا کافی مشکل ثابت ہوا اس لیے فوج میں اسے استعمال نہ کیا جا سکا۔ باربیئر نے سوچا کہ فوجیوں کے بجائے شاید نابینا افراد اس طریقے سے بہتر فائدہ اٹھا سکیں گے۔

© Cambridge University Press & Assessment 2026

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

C

اگرچہ باربیئر کے کوڈ میں تحریر کم جگہ لیتی تھی، لیکن نابینا بچوں کو بھی یہ نظام نہایت مشکل لگا۔ البتہ لوئی اس کے متعلق بہت پرجوش تھا کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا کہ اس کوڈ میں ضروری تبدیلیاں لا کر اسے نابینا افراد کے لیے آسان بنایا جا سکتا تھا۔ لوئی اس پر دو سال سخت محنت کرتا رہااور آخر کار ایک نیا کوڈ بنانے میں کامیاب ہو گیاجسے سیکھنا اور روانی سے پڑھنا آسان تھا۔ لوئی اسے ادارے کے ڈائریکٹر کے پاس لے آیا۔ کوڈ کو جانچنے کے لیےڈائریکٹر نے اخبار کا ایک مضمون بلند آواز سے پڑھا اور لوئی نے اسے لکھنا شروع کر دیا۔ جب ڈائریکٹر نے پڑھنا ختم کیاتو لوئی نے اپنی انگلیاں ابھرے ہوئے نقطوں پر چلائیں اور مکمل وہی الفاظ دہرا دیے۔ ڈائریکٹر بہت متاثر ہوا اور ادارے میں اس نئے نظام کو آزمایا گیا۔ سب یہ جان کربہت خوش ہوئے کہ لوئی کے بنائے ہوئے نئے کوڈ کےذریعے وہ کسی کی مدد کے بغیر لکھ اور پڑھ سکتے تھے۔

D

بعد میں لوئی نے اس کوڈ میں ریاضی اور موسیقی کی علامات شامل کیں اور درسی کتابوں کو بھی کامیابی سے نقل کیا۔ اس نے حکومت سے اس کوڈکو نابینا افراد کے لکھنے پڑھنے کے لیےسرکاری نظام میں شامل کرنے کی درخواست کی، لیکن کوئی مثبت جواب نہ ملنے پر اسے بہت مایوسی ہوئی۔ عوام میں متعارف کرانے کے لیے لوئی نے پیرس میں منعقدہ ایک صنعتی نمائش میں بھی اسے پیش کیا۔ آخر کار لوئی کی موت کے دو سال بعد فرانسیسی حکومت نے اس نظام کی منظوری دی اور نابینا افراد کو اس نظام کے ذریعے پڑھایا جانے لگا۔ رفتہ رفتہ دنیا بھر میں اس نظام نے مقبولیت حاصل کر لی۔ لوئی بریل کے نام پر اس نظام کو بریل سسٹم کا نام دیا گیا۔ اس رسم الخط کومختلف زبانوں میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ بریل سسٹم نےبے شمار نابینا افراد کو علم کی دنیا سے متعارف کروا کر ان کی زندگیاں بدل دی ہیں۔ بہت سی کتابیں بھی اب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں۔

© Cambridge University Press & Assessment 2026

سوال نمبر 7–15

نیچے دیے گئے جملوں (7 تا15) کو غور سے پڑھیں۔ اُس پیراگراف (A–D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

کس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

مثال: شہر کے مقامی سکول میں سب بچوں کے لیے طریقۂ تعلیم ایک ہی تھا۔

A ☑ B ☐ C ☐ D ☐

7 باربیئر کوڈ فوجیوں کی طرح بچوں کو بھی آسان نہیں لگا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

8 ابھرے ہوئے نقطوں اور لکیروں کو چھو کر پڑھنے کا نظام شروع میں فوجیوں کے لیے تھا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

9 لوئی اپنی زندگی میں بریل سسٹم کو سرکاری طور پر رائج کروانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

10 لوئی کو نابینا افراد کی خصوصی تعلیم کے ادارے میں داخل کروایا گیا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

11 خصوصی تعلیم کے ادارے میں نابینا بچوں کے لیے کتابیں بہت کم تھیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

12 لوئی کو باربیئر کوڈ میں امید کی کرن نظر آئی۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

© Cambridge University Press & Assessment 2026

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

13 لوئی چند سالوں تک صرف آواز کے ذریعے تعلیم حاصل کر تا رہا۔

D ☐ C ☐ B ☐ A ☐ [1]

14 لوئی نے نصابی کتب کو بھی بریل سسٹم میں ڈھالا۔

D ☐ C ☐ B ☐ A ☐ [1]

15 لوئی کے بنائے ہوئے کوڈ کے ابتدائی تجربات کا نتیجہ اچھا رہا۔

D ☐ C ☐ B ☐ A ☐ [1]

[کل: 9]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 3

انٹارکٹیکا کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اوردیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

انٹارکٹیکا دنیا کا انتہائی سرد مقام ہے جہاں کوئی مستقل آبادی نہیں ہے۔ ایک زمانے میں اس برف پوش سرزمین پر مسافر بردار ہوائی جہازوں کے اترنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ انٹارکٹیکا کا سفر اب صرف تحقیق کی غرض سے جانے والے سائنس دانوں کے لیے ہی مخصوص نہیں رہا، بلکہ 1990 کی دہائی کے آغاز سے دنیا کے سرد ترین براعظم پر سیاحوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ انٹارکٹیکا میں سیاحت کا موسم اکتوبر سے مارچ کے درمیان ہوتا ہے۔ اعدادوشمار کے مطابق اکتوبر 2023 سے مارچ 2024 کے درمیان پہلی بار ایک لاکھ سے زائد افراد نے انٹارکٹیکا کا سفر کیا۔ اس تعداد میں آنے والے سالوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

اتنی بڑی تعداد میں سیاحوں کے آنے پر ماہرین کافی تشویش کا شکار ہیں اور یہ سوال اٹھایا جانے لگاہے کہ آیا سیاحوں کو انٹارکٹیکا جانے کی اجازت ہونی چاہیے یانہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اب ہمیں انٹارکٹیکا کے ماحول پر سیاحت کے اثرات کا مکمل جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ سیاحوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ساتھ ٹور آپریٹرز کے درمیان زیادہ سے زیادہ بزنس حاصل کرنے کے مقابلے میں بھی تیزی آ رہی ہے۔ اسی لیےانٹارکٹیکا کی روایتی سیاحتی سرگرمیوں جیسا کہ سائنس اسٹیشنوں کا دورہ،پینگوئن اور دیگر جنگلی حیات کا مشاہدہ اوربحری جہاز پرآئس برگ کے نظاروں کے علاوہ اب نئی سیاحتی سرگرمیاں مثلاً کشتی رانی، غوطہ خوری اور ہیلی کاپٹر کی سواری جیسی سرگرمیاں بھی متعارف کروائی جا رہی ہیں۔

انٹارکٹیکا کی سیاحتی تنظیموں کادعویٰ ہے کہ وہ انٹارکٹیکا کے قدرتی ماحول کے تحفظ سے غافل نہیں ہیں،بلکہ وہ یہاں کے ماحول کو محفوظ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ کئی کمپنیوں نے ایسے جہاز متعارف کروائے ہیں جو عام جہازوں کے مقابلے میں کم کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں۔ ان کی ٹیم اس بات کا خاص خیال رکھتی ہے کہ وہ اپنے پیچھے کوڑا کرکٹ نہ چھوڑیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی سواریوں سے برف پر پڑنے والے گڑھے بھی بھردیتے ہیں تاکہ جانور ان میں پھنس نہ جائیں۔

ان سب اقدامات کے باوجود وہاں کی جانے والی کئی تحقیقات میں متعدد بیرونی اثرات کے شواہد ملے ہیں۔ انٹارکٹیکا کے جنوبی جزائر میں سے ایک پر گھاس کی ایک ایسی قسم دیکھی گئی ہے جو پہلے وہاں موجود نہ تھی۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

اسی طرح حال ہی میں ایوینَ فلو کے اثرات انٹارکٹیکا کے قریبی جزائر میں پائے گئے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جلد ہی یہ وائرس پرندوں کے ذریعے انٹارکٹیکا تک بھی پہنچ جائے گا جو کافی تباہ کن ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سب سے بڑا خطرہ کاربن کے اثرات سے ہے، کیونکہ انٹارکٹیکا کے اوسط سفر کے دوران فی مسافر ہر روز تقریباً نصف ٹن کاربن کا اخراج ہوتا ہے۔ کاربن سورج کی گرمی کو جذب کر کے فضا میں منتقل کرتا ہے، جس کی وجہ سے برف کے پگھلنے کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق 2016 سے 2020 کے درمیان ہر سیاح کی آمد کی وجہ سے تقریباً 83 ٹن برف پگھلی اور اس کی بڑی وجہ جہازوں سے کاربن کا اخراج تھا۔

انٹارکٹیکا جانے والے سیاحوں کی تعداد کو کم کرنے کی راہ میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں، جیسا کہ کسی مرکزی حکومت کا نہ ہونا یہاں کی انتظامی مشکلات کا باعث ہے۔ 1959 میں ایک انٹارکٹک معاہدے پر دستخط کیے گئے، جس میں 12 ممالک شامل تھے۔ یہ معاہدہ مشاورتی بنیادوں پر کام کرتا ہے، یعنی کوئی فیصلہ نافذ کرنے سے پہلے تمام فریق ممالک کا متفق ہونا ضروری ہے۔ دوسری جانب ٹور آپریٹرز بھی کاروباری سوچ رکھتے ہیں اور ان سے اس بات کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ وہاں جانے والے سیاحوں کی تعداد کم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے علاوہ انٹارکٹیکا کی سیر کا رجحان ایک فیشن کے طور پر مقبول ہو رہا ہے، جس سے سیاحوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ لہٰذا عوامی سطح پر یہ شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ جو لوگ محض تفریح کی غرض سے انٹارکٹیکا کی سیر کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں وہ ایسی کسی اور جگہ کے انتخاب پر غور کریں۔ صرف برف کا نظارہ کرنا ہو تو یہاں آنے کے بجائے قریب ترین برفانی علاقے کی سیر کی جا سکتی ہے۔ اگر واقعی یہ سفر کرنا ضروری ہو تو اس بات کو ضرور مد نظر رکھا جائے کہ ماحول پر کم سے کم اثرات پڑیں۔

سوال نمبر 16–19

انٹارکٹیکا کے موضوع پر دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کریں۔

16 انٹارکٹیکا کے سفر کے دو بنیادی مقاصد:

• ....

• .... [2]

17 انٹارکٹیکا میں آنے والوں کے لیے جدید سرگرمیاں اور انہیں متعارف کروانے کی وجہ:

• ....

• .... [2]

18 انٹارکٹیکا میں ماحول کے تحفظ کے لیے ٹور آپریٹرز کے تین اقدامات:

• ....

• ....

• .... [3]

19 انٹارکٹیکا کے ماحول کو سیاحت کی وجہ سے خطرات:

• ....

• .... [2]

[کل: 9]

© Cambridge University Press & Assessment 2026

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 4

مشق نمبر تین میں انٹارکٹیکا سے متعلق کچھ معلومات دی گئی ہیں۔

20 اب آپ انٹارکٹیکا میں بڑھتی ہوئی سیاحت کے نقصانات اور سیاحوں کی تعداد کو کم کرنے کی راہ میں حائل مشکلات پر ایک خلاصہ لکھیں۔ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے اپنے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔
خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔
جہاں تک ممکن ہو خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔
خلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرز تحریر اور صحیح زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 10]

© Cambridge University Press & Assessment 2026

مشق نمبر: 5

21 کرکٹ ورلڈ کپ کے دوران آپ کے شہر کو بھی ایک میچ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اپنے دوست/اپنی سہیلی کو اس بارے میں ایک ای میل لکھیں۔

اپنی ای میل میں مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل کریں۔

- آپ کے شہر کو منتخب کرنے کی وجہ
- جو میچ آپ کے شہر میں کھیلا جائے گا اس کی تفصیل
- دوست/ سہیلی کو یہ میچ دیکھنے کی دعوت

آپ کی ای میل تقریباً 120 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔
ای میل کے مواد کے لیے 3 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے 5 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

[کل: 8]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 6

22 **"عملی زندگی کی مہارتیں جیسے کھانا پکانا ،ماحول کی صفائی اور خریداری وغیرہ اسکول نصاب کا لازمی حصہ ہونی چاہئیں"**

آپ اوپر دی گئی رائے سے کس حد تک متّفق ہیں؟

اس بارے میں نوجوانوں کی ویب سائٹ کے لیے ایک مضمون کی صورت میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ آپ کا مضمون تقریباً 200 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

عملی زندگی کی مہارتوں کو باقاعدہ طور سے سیکھنے کے بہت سے فائدے ہیں۔

ان بنیادی مہارتوں کو سیکھنے کے لیے اسکول کا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔

اوپر دیے گئے مکالمے سے آپ کچھ نکات بنانے میں مدد لے سکتے ہیں۔ان کے علاوہ کچھ نکات اپنی طرف سے بھی شامل کریں۔

مضمون کے مواد کے لیے 8 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے لیے 8 نمبر دیے جائیں گے۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

[کل: 16]

© Cambridge University Press & Assessment 2026

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (Cambridge University Press & Assessment) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in our Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge International Education is the name of our awarding body and a part of Cambridge University Press & Assessment, which is a department of the University of Cambridge.

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN